میراث ووصیت سے متعلق مسائل

تیئیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۸ ربیع الثانی تا یکم جمادی الاول ۱۴۳۵ھ مطابق ۱-۳ مارچ ۲۰۱۴ء، جامعہ علوم القرآن جمبوسر، گجرات

۱- قانون میراث شریعت کا ایک اہم ترین حصہ ہے اور مسلمانوں کے لئے اسی کے مطابق ترکہ کی تقسیم شرعی فریضہ ہے، لہٰذا اگر کسی ملک میں مسلمانوں کے لئے احکام شریعت کے مطابق نظام میراث نافذ نہ ہو تو وہاں مسلمانوں کو چاہئے کہ حکومت سے نظام میراث کے نفاذ کا مطالبہ کیا جائے، اس کے لئے پُر امن جدوجہد کی جائے اور جب تک ایسا نظام قانونی طور پر نافذ نہ ہو، رضا کارانہ طور پر اسے نافذ کرنے کی سعی کی جائے۔

۲- جن ممالک میں اسلام کا قانون میراث جاری نہیں ہے، اور وصیت کے بغیر ورثہ کو ان کا شرعی حق نہ مل سکے، وہاں اس طرح کا وصیت نامہ لکھنا واجب ہوگا، جو مورث کی موت کے بعد قانون شریعت کے مطابق ترکہ کی تقسیم کا ذریعہ بن سکے؛ البتہ مورث وصیت نامہ کو نافذ کرانے کے لئے اپنی زندگی میں کسی کو وکیل (وصی) بنا دے؛ تا کہ مورث کی وصیت کے بعد اگر ورثہ میں اضافہ یا کمی ہو جائے تو حکم شریعت کے مطابق حذف واضافہ کا حق اسے حاصل رہے۔

۳- ورثہ کے حصص شرعیہ کا وصیت نامہ لکھنا حدیث: "لا وصية لوارث" (وارث کے لئے وصیت کا اعتبار نہیں) کے خلاف نہ ہوگا؛ کیونکہ اس حدیث کا مصداق وہ وصیت ہے جس میں کسی وارث کو ضرر پہنچانا مقصود ہو۔

۴- وارث کے حق میں حق شرعی سے زائد کی وصیت کرنا معتبر نہیں؛ البتہ اگر دوسرے ورثہ راضی ہوں تو اس کا اعتبار ہوگا اور ورثہ کی یہ رضامندی مورث کی موت کے بعد ہی معتبر مانی جائے گی۔

۵- کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا شرعاً وارث نہیں ہو سکتا۔

۶- ایسے غیر مسلم ممالک جہاں مسلمان سے غیر مسلم قرابت دار کو اور غیر مسلم سے مسلمان قرابت دار کو ملکی قانون کے مطابق موت کے بعد چھوڑے ہوئے مال میں حصہ دلایا جاتا ہو، وہاں مسلمان کے لئے اس حیثیت سے اس کا لینا جائز ہوگا کہ اسے حکومت کی طرف سے یہ مال حاصل ہو رہا ہے۔

۷- ترکہ کی تقسیم میں اختلاف سے بچنے کے لئے اگر مورث اپنی زندگی میں ہی حصۂ شرعی کے مطابق اپنے ترکہ کی تقسیم کے لئے تحریر لکھ دے تو جائز ہے؛ البتہ اگر مورث کی موت سے پہلے ورثہ کی تعداد میں اضافہ یا کمی ہو جائے تو اس نئی صورت حال کے مطابق ہی ترکہ کی تقسیم ہوگی۔

۸- شوہر کے لاولد ہونے کی صورت میں اگر بیوی کے علاوہ کوئی شرعی وارث نہ ہو تو بیوی دو طرح سے ترکہ کی حقدار ہوگی: ایک اپنے حصۂ شرعی کے اعتبار سے، دوسرے علم میراث کی اصطلاح کے مطابق "من يردّ عليهم" میں داخل ہونے

کی وجہ سے۔لیکن اگر شوہر اپنی بیوہ کا حق محفوظ رکھنے کے لئے کوئی تحریر بھی لکھ دے تو کوئی حرج نہیں۔

۹- غیر وارث کے لئے ایک تہائی تک وصیت کرنے میں ورثہ کی رضامندی کی ضرورت نہیں۔

۱۰- وارث کے لئے وصیت کرنے کی صورت میں یا غیر وارث کے لئے ایک تہائی ترکہ سے زیادہ کی وصیت کی شکل میں مورث کی زندگی میں ورثہ کی اجازت کافی نہیں ہے، مورث کے مرنے کے بعد تمام ورثہ کی رضامندی ضروری ہے۔

نوٹ: تجویز نمبر (۶) سے مفتی عزیز الرحمٰن فتحپوری، مفتی لطیف الرحمٰن ممبئی کو اختلاف ہے، ان کے نزدیک مسلمان قرابتدار کا اس کو لینا جائز نہیں ہے۔

☆☆☆